© rasailojaraid.com

پروفیسر محمد یاسین ظفر
(پرنسپل جامعہ سلفیہ)

ماہ مبارک اور کرنے کے کام

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی سید المرسلین وبعد: یاایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

رمضان المبارک بارہ مہینوں میں افضل ترین مہینہ ہے اور جس میں روزے فرض کیے گئے ہیں۔ روزہ ارکان اسلام میں سے ایک ہے جس کی ادائیگی ہر مسلمان عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اس مبارک مہینے کی فضیلت کا یہ عالم ہے کہ اس میں کیے ہوئے عمل کا اجر دیگر مہینوں کی نسبت بڑھ جاتا ہے۔ بلکہ روزے کے اجر کے بارے میں آپ ﷺ نے کا ارشاد ہے " کل عمل ابن آدم یضاعف ،الحسنة بعشر امثالها الی سبع مائة ضعف قال الله عزوجل :الا الصوم فانه لی وانا اجزی به یدع شهوته وطعامه من اجلی" ابن آدم کا ہر عمل کئی گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ ایک نیکی دس نیکوں کے برابر حتی کہ سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ سوائے روزے کے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دونگا کہ اس نے میری وجہ سے اپنی خواہشات اور کھانے کو چھوڑا۔ آپ نے مزید فرمایا" من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه" جس نے ایمان کی حالت میں نیکی کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

روزہ ایک ایسا عمل ہے کہ جس کی برابری دوسرا عمل نہیں کر سکتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ "علیك بالصیام فانه لا عدل له" اس اعتبار سے جس مسلمان کو رمضان المبارک کا مہینہ مل جائے تو اسے اپنی قسمت پر ناز کرنا چاہیے اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے۔ سلف صالحین سے یہ بات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

معلوم ہوتی ہے کہ وہ چھ ماہ تک یہ دعا کرتے رہتے تھے کہ اے اللہ ہمیں رمضان المبارک کا مہینہ نصیب فرما۔ اور جب رمضان گزر جاتا تو چھ ماہ یہ دعا کرتے کہ اللہ اس مبارک مہینہ میں جو عمل کیے وہ قبول فرما لے۔ یہ اس قدر مبارک ایام ہیں کہ ان کی آمد سے اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ شیطان مردود کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

یہ دراصل عبادت کا مہینہ ہے خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے اس مبارک مہینے میں عبادت کی توفیق مل جائے اور اپنے اللہ کو راضی کر لے۔ یوں تو اس مہینے کا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے۔ جس سے بھر پور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ اور اس میں نیکی بھلائی کے کام کر کے اجر و ثواب حاصل کرنا چاہیے۔ لیکن بعض کام ایسے ہیں جن کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔

روزہ رکھنا ...... رمضان المبارک میں روزے کا اہتمام کرنا اس لیے کہ ایمان والوں پر فرض ہیں "فمن شهد منكم الشهر فليصمه" جو اس مہینے کو پائے اس کے روزے رکھے۔ روزہ سے مراد صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانا پینا چھوڑ دے اور نفس کی خواہشات سے باز رہے۔ اور اسکی حدود رجہ پابندی کرے۔

نماز باجماعت کا اہتمام ...... یوں تو نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔ باجماعت ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ لیکن رمضان المبارک میں اس کا خصوصی التزام کرنا چاہیے۔ اور فجر سے لے کر عشاء تک باجماعت نماز ادا کرے۔ رمضان المبارک میں اگر یہ انتظام کرتا ہے۔ تو یہ عادت دیگر مہینوں میں بھی پختہ ہو جائے گی۔

نماز تراویح ...... قیام اللیل، تہجد، قیام رمضان اور تراویح ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔ جن کی مسنون تعداد گیارہ رکعتیں ہیں۔ باجماعت ادا کرنے کی فضیلت ہے۔ جس میں امام قرآن حکیم مکمل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ اس لحاظ سے مکمل قرآن حکیم سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور انسان نہایت اطمینان اور پابندی کے ساتھ یہ عبادت کرتا ہے۔ خشوع و خضوع بھی حاصل ہوتا ہے۔ بعض نادان دوست

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نماز تراویح سے انکار کرتے ہیں۔اور انکا کہنا یہ ہے کہ جماعت کا التزام نہیں کرنا چاہیے۔بلکہ انفرادی طور پر گھروں میں پڑھ لینی چاہیے۔اس اختلاف سے قطع نظر ہم یہ عرض کریں گے کہ ایک عالم حافظ اور قاری کے لیے تو شاید یہ ممکن ہو مگر عام آدمی کے لیے یہ ممکن نہیں۔بہت ہی بہتر بلکہ افضل یہ ہے کہ وہ مسجد میں باجماعت تراویح میں شامل ہو جائے۔تاکہ عبادت کا لطف حاصل کر سکے۔

قرآن حکیم کی تلاوت...... اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کو رمضان میں لیلۃ القدر کی رات نازل فرمایا"شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن" اور دوسرے مقام پر ارشاد ہے "انا انزلناہ فی لیلۃ القدر" قرآن حکیم جیسی مقدس کتاب ہماری رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے۔اس مبارک مہینہ میں نازل کی گئی۔لہٰذا اس کی کثرت کے ساتھ تلاوت بھی کرنی چاہیے۔اگر انسان اسکے معانی پر غور و فکر کرے اور تدبر سے کام لے تو بہت ہی بہتر ہے۔قرآن حکیم کے ساتھ خصوصی تعلق قائم رکھنا چاہیے۔اس کا پڑھنا اور سننا باعث اجر و ثواب ہے۔ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

ذکر واذکار...... رمضان المبارک نیکوں کا موسم بہار ہے۔اس کا ایک ایک لمحہ نہایت قیمتی ہے۔جس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔لہٰذا اس میں کثرت کے ساتھ ذکر و اذکار کرے۔"سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" اور اس طرح زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے۔روزے دار کو چاہیے فضول گفتگو سے اجتناب کرے۔اور اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھے۔

صدقہ خیرات...... رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ ﷺ جس کام کو سب سے زیادہ سرانجام دیتے وہ صدقہ وخیرات ہے۔آپ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔اور تیز ہوا سے بھی زیادہ صدقہ خیرات کے کاموں میں حصہ لیتے۔اس لیے ہمیں بھی صدقہ خیرات کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

دعا اور استغفار...... روزے دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ روزے کی حالت میں جہاں اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔استغفار کرے۔وہاں دعا بھی کرے اس لیے کہ روزے کی حالت میں کی گئی دعا رد نہیں ہوتی۔آپ ﷺ نے فرمایا"ثلاث دعوات لاترد دعوۃ الوالد لولدہ دعوۃ الصائم، ودعوۃ المسافر" تین دعائیں رد نہیں ہوتیں۔اپنی اولاد کے لیے والد کی دعا، روزہ دار کی دعا اور مسافر کی دعا۔اور خصوصاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔لہذا روزے دار کو یہ خصوصی اہتمام کرنا چاہیے کہ وہ افطار سے قبل اپنے اور اپنے والدین آل اولاد عزیز واقارب، دوست واحباب، اساتذہ اور وطن کی بہتری کے لیے دعا کرے۔

وہ کام جن سے اجتناب کی ضرورت ہے

جھوٹ ...... روزہ محض کھانے پینے کو ترک کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔عام حالات میں بھی انسان کو جھوٹ سے اجتناب کرنا چاہیے۔مگر روزے کی حالت میں تو بہت محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اس عظیم عمل کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "من لم يدع قول والعمل به فليس لله حاجة ان يدع طعامه وشرابه" (بخاری)۔اللہ تعالیٰ کو ایسے شخص کی کائی حاجت نہیں جو روزہ رکھے مگر جھوٹ نہ چھوڑے اس کا بھوکا پیاسا رہنا بیکار ہے۔

گالی گلوچ اور طعن و تشنیع ...... روزہ ایک ایسا عمل ہے جو ہر وقت اپنا احساس دلاتا رہتا ہے۔روزے کی حالت میں محتاط گفتگو کرنی چاہیے۔خصوصاً کالی گلوچ سے مکمل پرہیز کرے۔ لغو بے ہودہ گفتگو سے اجتناب کرے۔اور اگر کوئی ایسا کرے تو خود اسے احساس دلا دے کہ میں روزے سے ہوں۔آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "ليس الصيام من الاكل والشرب انما الصيام من اللغو والرفث، فان سابك احد اوجهل عليك فقل انى صائم انى صائم" روزہ کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں بلکہ روزے کی حالت میں بے ہودگی اور بے حیائی کو چھوڑنا روزے میں شامل ہے۔اگر کوئی کالی دے یا بدتمیزی کرے تو کہو میں تو روزے سے ہوں۔

دھوکہ اور فریب کاری ...... روزے کی حالت میں کسی کو دھوکہ دینا اور فریب کرنا بھی بڑا جرم ہے۔عام حالت میں آپ نے ایسا کرنے والے سے ناطہ توڑ دیا۔آپ نے فرمایا "من غش فليس منا" جو دھوکا کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔روزے کی صورت میں تو اور زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ نیک عمل کرنے اور روزوں کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق دے۔آمین۔

© rasailojaraid.com